[1999] سپریم کورٹ رپوٹس2.S.C.R

از عدالت عظمی

یونین آف انڈیا

بنام

رام سموج اور دیگران

30اگست 1999

[کے ٹی تھامس اور ایم بی شاہ، جسٹس]

فوجداری قانون:

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ،:1985 دفعہ 37۔

ضمانت – لازمی شرائط – عدم تعمیل – کا اثر – عدالت عالیہ نے ملزم کو جائز وجوہات کے بغیر ضمانت دے دی – کی درستگی – منعقد: دفعہ 37 میں قانون سازی کے مینڈیٹ پر عمل کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے – وہ افراد جو منشیات کا کاروبار کر رہے ہیں وہ بے گناہ نوجوان متاثرین، جو کمزور ہیں، کو موت کا باعث بننے یا موت کا دھچکا لگانے کے آلات ہیں، اور یہ معاشرے پر نقصان دہ اثرات اور مہلک اثرات کا باعث بنتا ہے – این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت جرائم کے ملزم منشیات کی سمگلنگ کے افراد کی لعنت کو روکنے کے لیے ضمانت پر رہا نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ دفعہ 37 میں فراہم کردہ لازمی شرائط پوری نہ ہو جائیں – عدالت کو اس قانون کو اس جذبے کے ساتھ نافذ کرنا چاہیے جس کے ساتھ پارلیمنٹ نے مناسب غور و فکر کے بعد ترمیم کی ہے – ضمانت پر ملزم کو رہا کرنے کا حکم کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

مدعا علیہ ملزم کی رہائش گاہ پر کی گئی چھاپے میں 5 کلو افیون برآمد ہوا۔ سیشن جج نے مدعا علیہ کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی۔ تاہم، عدالت عالیہ نے نارکوٹک اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 کی دفعہ 37 توضیعات کو نظر انداز کرتے ہوئے بلا جواز وجوہات کے ضمانت دے دی۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1.1: نارکوٹک اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ 1985 کی دفعہ 37 کے قانون سازی کے مینڈیٹ پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ افراد جو منشیات کا کاروبار کر رہے ہیں موت کا سبب بننے یا بے گناہ نوجوان متاثرین کو موت کا دھچکا لگانے کے آلات ہیں، جو کمزور ہیں، جو معاشرے پر نقصان دہ اثرات اور مہلک اثرات کا سبب بنتے ہیں۔ [79 – سی – ڈی]

ڈیورنٹ ڈیڈ بیئر بنام چیف سکریٹری، مرکز کے یونین علاقہ گوا، [1990] 1 ایس سی سی 95، پر انحصار کیا۔

1.2۔ بازار میں خطرناک منشیات کے سیلاب کی لعنت کو روکنے کے لیے پارلیمنٹ نے یہ شرط رکھی ہے کہ این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت جرائم کے ملزم شخص کو مقدمے کے دوران ضمانت پر رہا نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ دفعہ 37 میں لازمی شرائط فراہم نہ کی جائیں، یعنی :

(i) یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ملزم اس طرح کے جرم کا مجرم نہیں ہے؛ اور

(ii) ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے اس طرح کے جرم کا ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے۔ [80–اے–بی]

2۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیتے ہوئے مذکورہ مینڈیٹ کی پابندی نہ کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی ہے۔ عدالت کو قانون کو اس جذبے کے ساتھ نافذ کرنا چاہیے جس کے ساتھ پارلیمنٹ نے مناسب غور و فکر کے بعد ترمیم کی ہے۔ [80–بی–سی]

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999: کی فوجداری اپیل نمبر 866۔

1998 کے فوجداری ایم سی نمبر 552 میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ 20.8.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

انوپ چودھری، (اے ایس راوت) اور ڈی ایس مہرا ایڈوکیٹ اپیل کنندہ کی طرف سے ان کے ساتھ

جواب دہندگان کے لیے کے بی حنا، (اے سی)

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جسٹس اجازت دی گئی۔

چونکہ مدعا علیہ نمبر 1 نے کسی وکیل کو شامل نہیں کیا ہے، رجسٹری کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ایک عدالتی معاون کیوری مقرر کرے۔ ہم نے فریقین کے فاضل وکیل کو سنا ہے۔ اس اپیل میں صرف یہ سوال شامل ہے کہ آیا الہ آباد، لکھنؤ بینچ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کی طرف سے مدعا علیہ نمبر 1 رام سموج یادو کو ضمانت دینے کے حکم کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دینے کی ضرورت ہے کہ عدالت عالیہ نے نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 (جسے اس کے بعد "این ڈی پی ایس ایکٹ" کہا گیا ہے) کی دفعہ 37 توضیعات کے

ساتھ ساتھ اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ قانون کو بھی نظر انداز کیا۔

استغاثہ کی جانب سے مبینہ گیا ہے کہ 21 مئی 1997 کو نارکوٹک ڈیپارٹمنٹ کے حکام کی جانب سے مدعا علیہ نمبر 1 کے ٹیوب ویل ہاؤس پر چھاپہ مارا گیا اور 5 کلو افیون برآمد کیا گیا۔ سیشن جج نے 11 جولائی 1997 کے تفصیلی معقول حکم کے ذریعے اسپیشل سرکاری وکیل (نارکوٹکس) کی سماعت اور ریکارڈ پر موجود مواد پر غور کرنے کے بعد ضمانت کی درخواست کو مسترد کر دیا۔

عدالت عالیہ نے 20 اگست 1998 کے ایک خفیہ حکم نامے کے ذریعے ضمانت دی جو ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

" سائل 22.5.1997 کے بعد سے جیل میں ہے اور مقدمہ ختم نہیں ہوا ہے۔

سائل رام سموجھ کو 97 کے جرم نمبر 15 میں، دفعات 8/N.D.P.S 18 ایکٹ، پی ایس کوتوالی، بارابنکی، ضلع بارابنکی کے تحت ضمانت پر داخل کیا جاتا ہے، اس کے ذاتی بانڈ اور دو ضمانتوں پر، ہر ایک اتنی ہی رقم میں خصوصی جج (N.D.P.S ایکٹ)، بارابنکی کے اطمینان کے لیے اور اس سائل پر کہ سائل مقدمے کی سماعت ختم ہونے تک ہر ماہ کی پہلی اور سولہویں تاریخ کو پولیس اسٹیشن میں رپورٹ کرے گا۔

ضمانت دینے کا عدالت کا دائرہ اختیار این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 37 کی دفعات کے تحت محدود ہے۔ یہ اس صورت میں دیا جا سکتا ہے جہاں یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہو کہ ملزم اس طرح کے جرم کا مجرم نہیں ہے اور ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے۔ یہ مقننہ کا مینڈیٹ ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس موقع پر ایکٹ کی دفعہ 37 کا حوالہ مناسب ہے۔ یہ شق ایکٹ کے تحت جرائم کو قابل شناخت اور نا قابل ضمانت بناتی ہے۔ اس کا متن اس طرح ہے :

"37. قابل شناخت اور نا قابل ضمانت جرائم:

(1) ضابطہ فوجداری، 1973 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود:

(a) اس ایکٹ کے تحت قابل سزا ہر جرم قابل شناخت ہوگا۔

(b) اس ایکٹ کے تحت پانچ سال یا اس سے زیادہ قید کی سزا کے قابل جرم کا ملزم کسی بھی شخص کو ضمانت پر یا اس کے اپنے بانڈ یونٹوں پر رہا نہیں کیا جائے گا۔

(i) سرکاری وکیل کو اس طرح کی رہائی کی درخواست کی مخالفت کرنے کا موقع دیا گیا ہے، اور

(ii) جہاں سرکاری وکیل درخواست کی مخالفت کرتا ہے، عدالت مطمئن ہے کہ یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ وہ اس طرح کے جرم کا مجرم نہیں ہے اور ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) میں بیان کردہ ضمانت دینے کی حدود ضابطہ فوجداری 1973 یا ضمانت دینے پر فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت حدود کے علاوہ ہیں۔

مذکورہ بالا دفعہ کو بل نمبر 125 / 1988 کو متعارف کرانے کے مقاصد اور وجوہات کے بیانات میں مذکور مقصد کو حاصل کرنے کے لیے شامل کیا گیا ہے۔

"اگرچہ بڑے جرائم سزا کی سطح کی بنیاد پر ناقابل ضمانت ہیں، تکنیکی بنیادوں پر، منشیات کے مجرموں کو ضمانت پر رہا کیا جا رہا تھا۔ این ڈی پی ایس ایکٹ 1985 کے نفاذ میں درپیش بعض مشکلات کی روشنی میں اسے مزید مضبوط بنانے کے لیے قانون میں ترمیم کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔

یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مذکورہ قانون سازی کے مینڈیٹ پر عمل کرنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ قتلِ عمد کے معاملے میں ملزم ایک یا دو افراد کا قتلِ عمد کرتا ہے، جبکہ وہ افراد جو منشیات کا کاروبار کر رہے ہیں وہ بے گناہ نوجوان متاثرین کی تعداد کو موت کا باعث بننے یا موت کا دھچکا لگانے کے آلات ہیں، جو کمزور ہیں۔ اس سے معاشرے پر نقصان دہ اثرات اور مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ وہ معاشرے کے لیے خطرہ ہیں۔ اگر انہیں عارضی طور پر رہا بھی کیا جائے تو بھی، تمام امکانات میں، وہ اسمگلنگ اور/ یا نشے کی تجارت کی اپنی مذموم سرگرمیاں خفیہ طور پر جاری رکھیں گے۔ وجہ بڑی حصص داری اور غیر قانونی منافع شامل ہوسکتا ہے۔ این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت سزا کے حوالے سے دلیل سے نمٹنے والی اس عدالت نے ڈیورنڈ دیدین بنام چیف سکریٹری؛ مرکز کے یونین علاقہ گوا، [1990] 1 ایس سی سی 95 میں اس طرح کی سرگرمیوں کے منفی اثرات کے بارے میں مختصر طور پر مشاہدہ کیا ہے :

" گہری تشویش کے ساتھ، ہم اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ انڈر ورلڈ کی منظم سرگرمیاں اور اس ملک میں منشیات اور نفسیاتی مادوں کی خفیہ اسمگلنگ اور اس طرح کے منشیات اور مادوں کی غیر قانونی اسمگلنگ نے عوام کے ایک بڑے حصے میں منشیات کی لت کا باعث بنی ہے، خاص طور پر نوعمر اور دونوں جنسوں کے طلباء اور حالیہ برسوں میں اس خطرے نے سنگین اور خطرناک تناسب اختیار کر لیا ہے۔ لہذا، اس پھیلتے ہوئے اور عروج پذیر تباہ کن خطرے کو مؤثر طریقے سے قابو کرنے اور اس کے خاتمے کے لیے، جس سے مجموعی طور پر معاشرے پر مضر اثرات اور مہلک اثرات مرتب ہوتے ہیں، پارلیمنٹ نے 1985 کے اس ایکٹ 81 کو متعارف کروا کر مؤثر توضیعات بنائے ہیں جس میں لازمی کم از کم قید اور جرمانے کی وضاحت کی گئی ہے۔

بازار میں خطرناک منشیات کے سیلاب کی لعنت کو روکنے کے لیے پارلیمنٹ نے یہ شرط رکھی ہے کہ این ڈی پی ایس ایکٹ کے تحت جرائم کے ملزم شخص کو مقدمے کے دوران ضمانت پر رہا نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ دفعہ 37 میں لازمی شرائط فراہم نہ کی جائیں، یعنی:

(i) یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ملزم اس طرح کے جرم کا مجرم نہیں ہے؛ اور

(ii) ضمانت پر رہتے ہوئے اس کے ارتکاب کرنے کا امکان نہیں ہے۔

مطمئن ہیں۔ عدالت عالیہ نے مدعا علیہ ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دیتے ہوئے مذکورہ مینڈیٹ کی پابندی نہ کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں بتائی ہے۔ خطرناک منشیات کی غیر قانونی اسمگلنگ کے ساتھ آنے والے نقصان دہ سماجی و اقتصادی نتائج اور صحت کے خطرات کے بارے میں جامع نظریہ اختیار کرنے کی کوشش کرنے کے بجائے عدالت کو اس قانون کو اس جذبے کے ساتھ نافذ کرنا چاہیے جس کے ساتھ پارلیمنٹ نے مناسب غور و فکر کے بعد ترمیم کی ہے۔

نتیجے میں، اپیل کی اجازت ہے۔ الہ آباد، لکھنؤ بنچ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کی طرف سے منظور کردہ 20 اگست 1998 کا متنازعہ حکم، مدعا علیہ نمبر 1، رام سموج کو رہا کرتے ہوئے کالعدم قرار دے دیا گیا ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 کو ہتھیار ڈالنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

وی ایس ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this document